## سوال

ن حدیث 135 ھم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی امام کے عقل مند ہونے کی نشانی ہے آپ یہ بتا دیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس سے کیا مراد ہے اگر واقعی یہ مراد ہے کہ خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی ہونی چاہیے تو اس صحیح حدیث پر عمل کب ہوگا۔ (ابو عثمان ننکانہ)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہ 869 میں عمار رضی اللہ عنہ کے الفاظ یوں ہیں: إن طول صلاة الرجل، وقصر خطبته، مئنة من فقهه فأطيلوا الصلاة وأقصروا الخطبة وإن من البيان لسحرا آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبے کا چھوٹا ہونا اس کی فقاہت کی علامت ہے تم نماز لمبی کرو اور خطبہ چھوٹا کرو بلاشبہ بعض بیان (موثر ہونے کے لحاظ سے) جادو (اثر) ہوتے

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جمعہ کی نماز خطبہ جمعہ سے لمبی ہو بلکہ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ نماز جمعہ عام نمازوں سے لمبی ہو اور خطبہ جمعہ عام خطبات سے چھوٹا ہو۔ بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ بھی دیا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فجر کے بعد ظہر تک پھر ظہر سے عص

ن احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ جمعہ درمیانہ ہونا چاہیے عام خطبوں کی طرح لمبا نہ ہو اور نماز جمعہ عام نمازوں سے لمبی ہو کیونکہ عام طور پر امام کو نماز ہلکی پڑھانے کا امر ہے جو نمازیوں پر مشقت کا باعث نہ ہو اور پھر یہ بھی یاد رہے کا ایک خطبہ نہیں بلکہ دو ہوتے ہیں، اس لئے جمعہ کے دو خطبوں کا وقت ز

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب الصلوٰۃ، صفحہ: 177

محدث فتویٰ